تفہیم

دیر تک

غنی غیور

Scanned with CamScanner

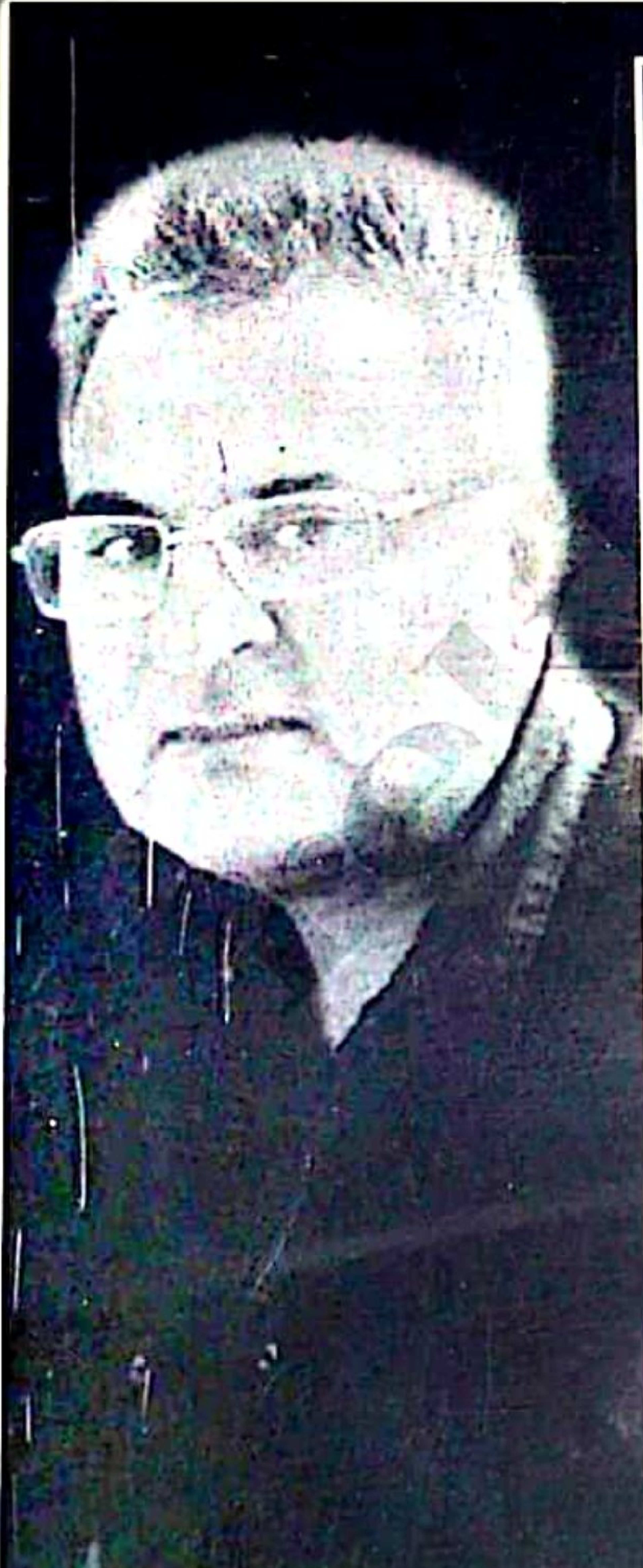

غنی غیور کی غزل کا بھرپور مطالعہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ انہوں نے اپنی ذات کے حوالے سے بات کی ہے مگر اس طرح کہ ذات میں پوری کائنات سمٹ کر آگئی ہے اور یوں انہوں نے انسانی کے حوالے سے اجتماعی صورتِ حال کو غزل میں پیش کیا ہے۔

غنی غیور روایات اور فرسودہ نظام سے باغی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ عہد کے منفی رویوں کے خلاف بھی بغاوت کرتے ہیں اور اس طرح ٹکراؤ کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ وہ حالات سے سمجھوتہ بھی نہیں کرتے اور نہ ہی راہ فرار اختیار کرتے ہیں بلکہ وہ روایت کو توڑ کر نہ صرف نئی راہیں بناتے ہیں بلکہ نئے راستے بھی تلاش کرتے ہیں یوں ان کے اور زندگی کے درمیان کشمکش جاری و ساری رہتی ہے۔

پروفیسر گوپی چند نارنگ

EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE
New Delhi , INDIA

تفہیم
PUBLICATIONS

ISBN 978-81-941633-5-0
978-81-941633-5-0
www.ephbooks.com

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

NABEEL HUSAIN NABEEL

NABEEL LIBRARY ISLAMABAD, PAKISTAN

923115550821

WE PROVIDE YOU CHOICEST LITERARY EBOOKS

eBooks برقی کتب

EDIT

eBooks برقی کُتُب

PRIVATE GROUP ·

+ Invite

Photos Events Files Albums

Join This Group For Read More Books Of Nabeel Library

Live Photo Recommend

نبیل حسین نبیل

923115550821
Islamabad, Pakistan

Scanned with CamScanner

111693

دیر تک

rekhta

Scanned with CamScanner

دیر تک

غنی غیور

ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی

rekhta

Scanned with CamScanner

© غنی غیور

DER TAK

by

Ghani Ghayoor

Year of Edition 2019
ISBN 978-81-941633-5-0

₹ 400/-

rekhta

کتاب نام	:	دیر تک
صنف	:	شاعری
قلمی نام	:	غنی غیور
اصلی نام	:	عبدالغنی جاگل
سرورق	:	تمثیل حفصہ (پاکستان)
مشینی خطاطی	:	علی زیرک (پاکستان)
پروف	:	سید ذوالفقار نقوی
سنِ اشاعت	:	۲۰۱۹ء
قیمت	:	۴۰۰ روپے
تعداد	:	۳۰۰
صفحات	:	۱۲۲
زیر اہتمام	:	تفہیم پبلی کیشنز، راجوری (جموں وکشمیر)
مطبع	:	روشان پرنٹرس، دہلی۔۶

Published by

EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE

H.o. D1/16, Ansari Road, Darya Ganj, New Delhi-110002 (INDIA)
B.o. 3191,Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6 (INDIA)
Ph: 45678285, 45678286, 23216162, 23214465, Fax : 0091-11-23211540
E-mail: info@ephbooks.com,ephindia@gmail.com
website: www.ephbooks.com

Scanned with CamScanner

انتساب

اپنے پسرِ پسر

محمد زین علی

کے

نام

rekhta

Scanned with CamScanner

غنی غیور کی غزل کا بھرپور مطالعہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ انہوں نے اپنی ذات کے حوالے سے بات کہی ہے مگر اس طرح کہ ذات میں پوری کائنات سمٹ کر آگئی ہے اور یوں انہوں نے اکائی کے حوالے سے اجتماعی صورتِ حال کو غزل میں پیش کیا ہے۔

غنی غیور روایات اور فرسودہ نظام سے باغی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ عہد کے منفی رویوں کے خلاف بھی بغاوت کرتے ہیں اور اس طرح ٹکراؤ کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ وہ حالات سے سمجھوتہ بھی نہیں کرتے اور نہ ہی راہِ فرار اختیار کرتے ہیں بلکہ وہ روایت کو توڑ کر نہ صرف نئی راہیں بناتے ہیں بلکہ نئے راستے بھی تلاش کرتے ہیں یوں ان کے اور زندگی کے درمیان کشمکش جاری وساری رہتی ہے۔

پروفیسر گوپی چند نارنگ

Scanned with CamScanner

کرشن کمار طور

اندر بوٹی مُشک مچا یا

غنی غیور کی چند غزلیں میرے پیشِ نظر ہیں اور میں انہی زیر نظر اشعار کو تحسین و تنقید کے حوالے سے اپنی بات کو بحث کا موضوع بناؤں گا۔ غنی غیور کا کلام پڑھنے پر جو بات سب سے پہلے اپنی طرف متوجہ کرتی ہے وہ ہے ان کا اپنی ذات کو تازہ ستیزہ کاری کی سان پر چڑھانے کا عمل جس میں وہی لگن ہے وہی یقین ہے اور وہی بے ساختگی ہے جو عشق اوّل کے وقت ہوتی ہے اور اس میں کہیں بھی تکان، بے زاری اور اکتاہٹ کے آثار نظر نہیں آتے۔ اس عمل کو دھوپ کھلنے کا غماز اور تازہ ہوا میں بھرپور سانس لینے کی سعی بسیط بھی کہہ سکتے ہیں۔

جدید اردو شاعری چونکہ شہر کی بے درد فضا میں پروان چڑھی ہے اس لئے اس میں اضطراب کی کیفیت، پریشان خاطری، انسانی تہذیب کا حاصل اور بے حاصلی وغیرہ جملہ امکانات کے انجماد کا پورا عمل دخل آج کے شعراء کا موضوع طلب رہا ہے لیکن ہمارے شعراء نے اپنی غزلوں میں غم دوراں کے ساتھ ساتھ غم جاناں کے عناصر کو بھی نظم کیا ہے۔ یہ شعری تجربات نہ صرف نازک، لطف اور سر سبز ہیں بلکہ یہ عمیق و دقیق بھی ہیں کیونکہ ہر اچھا اور بڑا شاعر فنی حدود کے اندر قید نہیں رہ سکتا۔ اس کے تخیل کی پرواز اپنا راستہ خود متعین کرتی ہے اور اس کی شاعری اس کے اظہار کے میڈیم کے طور پر نمود پذیر اور نمایاں ہوتی ہے۔ شعری آہنگ اور وزن پر قادر ہونا بہت بڑی بات ہے لیکن یہ اتنی اہم بھی نہیں ہے کہ صرف اسے ہی پیمانہ بنا کر کسی شاعر کی نگارشات کا تجزیہ کیا جا سکے اور اس کے بارے میں کوئی حتمی رائے قائم کی جائے۔ غنی غیور کا تخلیقی عنصر بذات خود مشرقی شعریات کا اہم جز ہے اور اسی سے ان کی پہچان ترتیب پاتی ہے اور

Scanned with CamScanner

ان کے ذوق کی خوبی اور ہمہ صفتی کا اعلامیہ بنتی ہے۔

غنی غیور کی غزلوں کی ایک اور کیفیت جس نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا ہے وہ ساعت رفتہ اثر کے تحت کچھ نہ ہونے کی صدا کو غور سے سننا۔ یہ ایک ایسا احساس ہے جس کے ظاہر سے باطن کی طرف مراجعت کو نفی نوید عمل کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اس عمل کی مختلف سطحیں ہیں اور غنی غیور نے ہر پرت کو اپنے ایک مخصوص تلازمے کے ذریعے روشناس کروایا ہے۔ ایسی شاعری میں خاکیت اور بشریت تشکیل پاتی ہے اور یہی تغیر و تبدیل لاشعوری طور پر آگہی کا مظہر ہوتا ہے۔ غنی غیور ایسے موضوع شعر کے نازک ترین احساسات کی روشن چہرگی کو اپنی شاعری کا اہم جز قرار دیتے ہیں اور فطرت میں رونما ہونے والا مثبت عمل بھی۔ میں ان سے اس طرح کے ہی اچھے شعر کا متمنی ہوں اور امید کرتا ہوں کہ روشن مستقبل اس کا مظہر ہوگا۔

Scanned with CamScanner

غزلیات

rekhta

Scanned with CamScanner

درد سوغات بنتی رہے
روشنی دل کی بڑھتی رہے

بارشی پانیوں میں سدا
کاغذی ناؤ چلتی رہے

کروٹیں میں بدلتا رہوں
ہجر کی رات کٹتی رہے

سبز ہوں ذہن کی کھیتیاں
آنکھ میری برستی رہے

فکر کی دھوپ ہو سارے سال
شعر کی فصل پکتی رہے

روشنی اس دیے کی میرے
چار کھونٹوں میں پڑتی رہے

چڑھتے سورج کی مانند اب
میری دنیا چمکتی رہے

بھائی چارے سے اب اے غنی
رشک فردوس دھرتی رہے

■■

Scanned with CamScanner

آنسوؤں کو روکتا ہوں دیر تک
دھند میں کیا دیکھتا ہوں دیر تک

کھل گئیں الفاظ کی سب کھڑکیاں
اور اُن سے جھانکتا ہوں دیر تک

جس گلی کے دونوں رستے بند ہیں
اُس گلی میں دوڑتا ہوں دیر تک

خامشی بھی کوئی جھرنا ہے اگر
کس لئے پھر بولتا ہوں دیر تک

چیونٹیوں کے بل میں پانی ڈال کر
کیوں تماشا دیکھتا ہوں دیر تک

■■

rekhta
Scanned with CamScanner

رہ کو گھسیٹا پاؤں سے اپنے چلا بہت
ہر نقشِ پا مٹا کے میں آگے بڑھا بہت

یہ زندگی ملی بھی تو کیا زندگی ملی
تھوڑا سا جرم اور ہے اس پر سزا بہت

کھویا رہا میں ایک دھنک جیسا خواب میں
مرغ فریب خوردۂ و سر کردہ تھا بہت

میرے لیے تو یہ بھی سعادت کی بات ہے
مجھ کو سنائی کم دیا اس نے کہا بہت

کس کس سے دو دو ہاتھ میں کرتا غنی یہاں
سائے سے اپنے دیر تلک میں لڑا بہت

rekhta

Scanned with CamScanner

گھاس کے ریشے سے تلوار نکل آتی ہے
پھول سے چڑیا کی چہکار نکل آتی ہے

شوق جو دل میں ہوا اور دکھانے کے لئے
سر سے لوگوں کے تو دستار نکل آتی ہے

شوق ہی تیر کے پہلو میں اگاتا ہے پر
اور بھی عزم سے رفتار نکل آتی ہے

ایک تقریر ہے تاثیر سے خالی اس کی
ایک کردار سے گفتار نکل آتی ہے

کون کہتا ہے غریبوں کے لئے جیتے جی
ایک دو گز جگہ ہموار نکل آتی ہے

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

مٹنے کی ہیں کہیں ہرے ہونے کی تختیاں
تانبے کی تختیاں کہیں سونے کی تختیاں

مضمونِ تازہ ان پہ سطروار لکھتا ہوں
الفاظ جیسے کوئی پرونے کی تختیاں

حیرت زدہ یونہی تو نہیں بخت زاد یہ
ماتم کناں رُلانے کی رونے کی تختیاں

موسم بھی پہلا پہلا ہے ہموار سطح پر
مہر و وفا کے بیج یہ بونے کی تختیاں

■■

Scanned with CamScanner

"تڑپے" "پر" "تڑپا" اب لگائے جا رہا ہے
وہ لفظوں کو نشستوں پر بٹھائے جا رہا ہے

بہر صورت عجب ہے شوق اس کا زندگی میں
کئی کٹھ پتلیوں کو وہ سجائے جا رہا تھا

جہانِ عشق میں میرے ہی وہ حرفِ دعا سے
کرشمہ ساز اک پیکر بنائے جا رہا ہے

اُسے معلوم ہے یہ موتی بن جائیں گے اک دن
وہ دریا میں سخن ریزے بہائے جا رہا ہے

بہت نازاں ہے اب اپنی بلندی پر جہاں میں
غنی دل کا پرندہ پھڑپھڑائے جا رہا ہے

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

پھل ہے میٹھا اونچی ڈالی ہے تری
ہر ادا میں نے چرا لی ہے تری

موسمِ سرما کی چائے جیسی تُو
گرم جوشی بھی مثالی ہے تری

ریت پہ تحریر پانی پہ غزل
کائناتِ جاں خیالی ہے تری

صنعتِ نقاش پہ طعنہ زنی
ٹوٹنے والی پیالی ہے تری

Scanned with CamScanner

شب ہجراں پہاڑ لگتی ہے
آئینے میں دراڑ لگتی ہے

تیری آغوش سے نکل کے مجھے
ساری دنیا اجاڑ لگتی ہے

درد کچھ اس طرح سے اڈا ہے
زندگی کوئی بھاڑ لگتی ہے

دن کہ لگتا ہے آنکھ چیتے کی
ہر طرف مار دھاڑ لگتی ہے

کوئی صورت بچاؤ کی بھی نہیں
غیر محفوظ آڑ لگتی ہے

■■

شب و روز ایک پیکر ہوگیا ہے
سفر میں رہ کے بہتر ہوگیا ہے

سفر صحراؤں کا درپیش اس کو
کہ جس دن سے وہ بے گھر ہوگیا ہے

کوئی اپنا نظر آتا نہیں ہے
زمانہ اتنا خود سر ہوگیا ہے

چھلکتا ہی رہا ہے اس لئے بھی
وہ خالی خود سے یکسر ہوگیا ہے

وہ ڈبے سے نکلتا ہی نہیں اب
کسی بیوہ کا زیور ہوگیا ہے

■■

rekhta
Scanned with CamScanner

خضر جیسا ہے راہبر مجھ میں
مجھ کو درپیش ہے سفر مجھ میں

کشتی و ناخدا بہت خطرے
کئی طوفاں کئی بھنور مجھ میں

خون سے تر بتر گلی کوچے
دستِ قاتل ہے زور پر مجھ میں

کوئی تیشہ بدست پھرتا ہے
قریہ قریہ ہے بس شرر مجھ میں

جس طرح سے ہرن پہاڑوں پر
لوٹ کر آتا ہے ہنر مجھ میں

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

جاگتا رہتا ہے وہ سوتا بھی
سُن ہی لیتا ہے بن کے بہرا بھی

کھڑکیاں کھلتے ہی ہنسی آئی
ہنس پڑا ساتھ اس کے کمرہ بھی

انجمن کے وہ بیچ رہتا ہے
ہم سمجھتے ہیں اس کو تنہا بھی

وہ اکیلا کبھی نہیں چلتا
ساتھ چلتا ہے اس کے رستا بھی

جسم دریا ہے جھیل سی آنکھیں
چلتا ہی رہتا ہے وہ رکتا بھی

Scanned with CamScanner

تلاش سایہ داری کوبکو ہے
برہنہ شاخ کو بھی جستجو ہے

سمجھ آیا نہیں یہ اب تلک راز
یہاں اپنی کہ تیری جستجو ہے

برا اس سے پرانا ہے تعلق
چراغ شہر مجھ سا ہوبہو ہے

مثالِ امتیازِ لطف ہے جو
وہی آئینہ میرے روبرو ہے

■■

Scanned with CamScanner

چل پڑی کیا دکان راہوں پر
آیا سارا، جہان راہوں پر

آ کے بیٹھا جوان راہوں پر
رکھے تیر و کمان راہوں پر

دیکھ کر مجھ کو مسکراتے ہیں
بھوکے ننگے کسان راہوں پر

اک فقط انتظار میں تیرے
میں نے رکھے تھے کان راہوں پر

دور تک کوئی کارواں بھی نہ تھا
کون دیتا اذان راہوں پر

کیسی ہوتی ہے کیا خبر مجھ کو
کیا بتاؤں تکان راہوں پر

اک الگ بے تکلفی تھی غنی
اک الگ تھی زبان راہوں پر

rekhta

Scanned with CamScanner

سرِ انگشتِ زیبا نازنینا
مرا دل، دل ہے یا کوئی نگینہ

ہوئے مقسوم پر راضی بہت ہم
ملا دشتِ بلا سے یہ دفینہ

چلا جائے ہے دریا چیرتا وہ
تلاطم خیز موجوں میں سفینہ

نکالے ہیں امیدوں نے شگوفے
"رضینا قِسمۃَ الجبّارِ فینا"

■■

rekhta
Scanned with CamScanner

مٹھیوں میں ہی پانی پکڑنا پڑا
کام مشکل بہت تھا یہ ، کرنا پڑا

وہ بھی جلدی میں تھا میں بھی جلدی میں تھا
اکتفا ایک بوسے پہ کرنا پڑا

تیرے قابل نہیں بس یہی سوچ کر
روبرو آئینے کے سنورنا پڑا

مصلحت تھی یہی وقت کی اے غنی
کھول کر جوتے صحرا میں چلنا پڑا

■■

Scanned with CamScanner

کھوٹا سکہ کوئی لے ممکن نہیں
اور بٹوے میں رہے ممکن نہیں

عشق تیرے نے اجاڑا دل برا
غیر کی الفت اُگے ممکن نہیں

تیرے کوچے میں ہیں بیٹھے اس طرح
یہ قدم آگے بڑھے ممکن نہیں

ڈوب کر بھی جاری رہتا ہے سفر
مہر مغرب سے چڑھے ممکن نہیں

اپنے تھیلے میں ہی رہنے دو اسے
اون کی بلی چلے ممکن نہیں

■■

Scanned with CamScanner

ہوا کرتے تھے وہ سَلَف بھی یہاں
کم سہی ہم سے ناخلف بھی یہاں

ننگے سر وہ نہ جائے بارش میں
کہ اتر جاتے ہیں کلف بھی یہاں

دل گزرگہ ترے خیال کی ہے
ہم مدینہ بھی ہیں نجف بھی یہاں

شعلۂ طور سو چکا فاراں
ہم بدلتے کبھی ہدف بھی یہاں

اس طرح سے گہر بنیں گے کیا
غور سے دیکھ تو صدف بھی یہاں

■■

Scanned with CamScanner

آرزو رنگ بھرتی رہتی ہے
زیست کروٹ بدلتی رہتی ہے

میرے پہلو میں کوئی دیکھے تو
کائنات اک دھڑکتی رہتی ہے

آدمی کی پرانی فطرت ہے
روح اس کی بھٹکتی رہتی ہے

سر بہ زانو کہیں سلیماں آہ
اور صبا سر پٹختی رہتی ہے

■■

Scanned with CamScanner

ہمارے شہر کا دستور بابا
پریشاں حال ہر مزدور بابا

ہوئے خلوت نشیں ہیں لوگ کامل
جو ناقص ہے وہی مشہور بابا

نہیں دیکھے کسی نے ان کے چہرے
کہاں غلماں، کہاں ہے حور بابا

عدالت کیوں نہ روئے اشکِ خونیں
نہ لوٹا دار سے منصور بابا

چلے ہیں حصہ لینے دوڑ میں پھر
ہمارے شہر کے معذور بابا

مجھے یاد آ رہی ہے مصحفی کی
غضب تھے میر بھی مغفور بابا

rekhta

Scanned with CamScanner

rekhta

ہماری سوچ کی پریوں کے آگے
ٹھہرتی ہے کہاں اب حور بابا

اناالحق سے مفر ممکن نہیں ہے
میں عہدِ نو کا ہوں منصور بابا

ہماری خامشی بھی اک سخن ہے
ادب سے ہم ہوئے معمور بابا

■■

Scanned with CamScanner

شام تک بند رہتا ہے کمرا مرا
اور کمرے میں تنہا کھلونا مرا

دن کو اجلی ردا اوڑھ لیتا ہوں میں
دیکھنا رات کو پھر تماشا مرا

سچ کہا تھا سبھی مجھ سے ناراض ہیں
اب کسی سے نہیں رشتہ ناطہ مرا

اپنے شعروں پہ مجھ کو بڑا فخر ہے
جانے کیا گل کھلائے گا چرچا مرا

دو برس کا ہوں طفلِ کتابی غنی
ہوگیا کتنا بھاری یہ بستہ مرا

Scanned with CamScanner

دل کے اندر ہی چشمہ جاری ہے
ویسے باہر تو برفباری ہے

دل کے "بنکر" میں ہم سمٹ بیٹھے
سرحدوں پر جو گولا باری ہے

کیا ہوا کیوں بھلا ترا بیمار
آج مصروفِ دم شماری ہے

دل کے "واگھہ" کے آر پار غنی
ایک جیسی گلہ گزاری ہے

میں کہ لاوارثوں کا وارث ہوں
مری آواز سب سے بھاری ہے

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

پیڑ سے دیمک کی یہ یاری تو دیکھ
ہے پرانی کتنی بیماری تو دیکھ

ایسے دیوانوں پہ رکھ تُو اک نظر
دن میں سونا،شب کی بیداری تو دیکھ

تیری زلفوں میں ہے گھر رکھنے کی چاہ
یہ بڑا شوقِ گرفتاری تو دیکھ

اک پُرانی چھت ہے ستر سال کی
گرنے کو ہے چار دیواری تو دیکھ

کارِ دنیا ہے زیاں دل کا غنی
آئے دن کی بڑھتی بیزاری تو دیکھ

■■

Scanned with CamScanner

دھوپ اور چھاؤں میں ڈھلی لڑکی
دوڑتی تھی گلی گلی لڑکی

پیڑ پر کچے پکے پھل جیسی
کہیں تازہ کہیں جلی لڑکی

کسی کوزے میں کب سماتی تھی
جو یہ تھی مصری کی ڈلی لڑکی

جانتی تھی زباں پرندوں کی
جنگلوں میں بڑھی پلی لڑکی

فصلِ گل میں لدی گلوں سی شاخ
ہنستی اور ڈولتی چلی لڑکی

اک پرانی کتاب ہی کی طرح
گھر کے اندر سڑی گلی لڑکی

بھیگی دیوار اور چھت بھی ٹپکی
باپ کے گھر سے جب چلی لڑکی

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

وہ میرا دل ہے میرا جانِ جاں ہے
مگر یہ بیچ میں کیسا دھواں ہے

گماں اس پر مجھے کچھ بھی کہاں ہے
مگر وہ پھر بھی مجھ سے بدگماں ہے

لہو کا رنگ ہے ہر سمت دیکھو
زمیں کیسی یہ کیسا آسماں ہے

مرے دستِ دعا سے ہے یہ ظاہر
کہ اس کا لطف مجھ پر بیکراں ہے

یہ سچ ہے شعر کہتا ہے خدا بھی
اُسی کی شاعری سارا جہاں ہے

خموشی اک طرف رکھ دی ہے میں نے
سرِ آبِ رواں میری فغاں ہے

بہار آمیز ہے ہر ایک چپّہ
غنی کشمیر اک جنت نشاں ہے

Scanned with CamScanner

ہاتھ پر ہاتھ مارتا جائے
کون تجھ کو پکارتا جائے

قریہ قریہ پھر ایک دیوانہ
سر بدن سے اتارتا جائے

روپ تیرا اے حسن کی دیوی
آئنے کو نکھارتا جائے

پربتوں سے پھسل گئے سائے
پیڑ شنجی بگھارتا جائے

حکم پر اُس کے اے غنی سورج
اپنا زیور اُتارتا جائے

■■

Scanned with CamScanner

ایسا ویسا کوئی ارادہ نہ تھا
جس سے گزرے ہیں تیرا جادہ نہ تھا

جان و دل دینے پر تلے تھے ہم
عشق تھا اتفاقِ سادہ نہ تھا

تنِ تنہا کیا سفر ہم نے
کسی صحبت سے استفادہ نہ تھا

ہم نے ہی طے کیا بس اک پل میں
عشق کا تو سفر زیادہ نہ تھا

کیسے دن تھے؟ ہمارے جسموں پر
حسرتوں کا کوئی لبادہ نہ تھا

اُس میں میری زمیں سما جاتی
اس قدر بھی فلک کشادہ نہ تھا

■■

Scanned with CamScanner

پرندہ آب و دانہ ڈھونڈتا تھا
وہ اُڑنے کا بہانہ ڈھونڈتا تھا

ملا تھا فیض دنیا کو جہاں سے
یہ دل وہ آستانہ ڈھونڈتا تھا

ہوس کے شہر میں بوڑھا اک انساں
کوئی ساتھی پرانا ڈھونڈتا تھا

طوائف کا وہ دولتمند بیٹا
کوئی اونچا گھرانا ڈھونڈتا تھا

میسر ہو جہاں دولت سکوں کی
سکندر وہ ٹھکانہ ڈھونڈتا تھا

■■

rekhta
Scanned with CamScanner

جہاں کو اک قلندر دے خدایا
مجھے کوئی سمندر دے خدایا

جو بہہ نکلے خود اپنے ساحلوں سے
وہ دریا دے وہ ساگر دے خدایا

پرندے چھوڑتے ہیں خشک جھیلیں
مجھے تُو دیدۂ تر دے خدایا

جو کانٹوں پر بسر کرتے ہیں جیون
انہیں پھولوں کا بستر دے خدایا

بدن جو ڈھانپنے کے کام آئے
ہمیں اک ایسی چادر دے خدایا

■■

Scanned with CamScanner

ہے کیسی نیند؟ خبر کیا؟، جو بے خبر جاگے
حضورِ لفظ میں اک شخص تا سحر جاگے

یہ شاخ شاخ پرندے گزر بسر کرتے
نظر نظر یہاں بیدار ہے شجر جاگے

ہیں مضطرب سبھی اہلِ ہنر جہاں دیکھیں
اک آہو دشت میں یہ گھر میں رات بھر جاگے

بچھی ہے کھیت میں چادر سی چاندنی کی چھب
پہاڑیوں کے سروں پہ کہیں قمر جاگے

مسافروں کی نہ آہٹ نہ زندگی کا پتہ
کہ چپ کے شور سے اب اے غنیؔ کھنڈر جاگے

■■

Scanned with CamScanner

کنارے، دوریاں تھیں اور کیا تھا
سڑک، مجبوریاں تھیں اور کیا تھا

بری ناکامیوں کی ساری وجہیں
بری مشہوریاں تھیں اور کیا تھا

نہ پہنچیں جیتے جی افسوس ہم تک
عجب کستوریاں تھیں اور کیا تھا

کبھی پوچھی نہ اُس نے بات مجھ سے
بری مزدوریاں تھیں اور کیا تھا

ادب کی سب کتابوں کو کھنگالا
فقط بے نوریاں تھیں اور کیا تھا

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

حدیں پھلانگ کے اطراف میں بڑھا ہے درخت
پڑوسیوں کو بھی راحت جو دے رہا ہے درخت

بریدہ شاخیں ہیں پتّوں پہ زخم گہرے ہیں
بڑی ہی شان سے پھر بھی یہاں کھڑا ہے درخت

مسافروں کے لئے ہے بہت گھنا سایہ
محبّتوں میں مگر بارہا جلا ہے درخت

یہ طے بھی کرنا ہے ہم کو کہ ان زمینوں میں
ہے مٹی کون سی اور کس لئے بنا ہے درخت

غنی جو دیکھیں تو بس راکھ کام آتی ہے
اگر جلا ہے تو پھر کوئلہ ہوا ہے درخت

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

آئینے نے مجھے آئینہ کر دیا
عکس نے اصل سے آشنا کر دیا

مجھ کو آواز بچوں کی اچھی لگی
سادگی نے اثر دو گنا کر دیا

اس سپیدی سے بہتر سیاہی تھی وہ
برف نے راستہ مشتبہ کر دیا

آتا جاتا رہا میں مسلسل کہیں
شوق نے اس طرف راستہ کر دیا

ایک لشکر ہوں تنہا نہیں میں رواں
صد کشش سے ہی طے مرحلہ کر دیا

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

پھر کوئی لمبی دوڑ دے مجھ کو
جیت جاؤں تو چھوڑ دے مجھ کو

پرزہ پرزہ الگ پڑا ہے بِرا
میں نہیں کہتا جوڑ دے مجھ کو

تنگ ہوں راہِ مستقیم سے میں
کئی سمتوں میں موڑ دے مجھ کو

تیرے گیلے رومال جیسا ہوں
ہاتھ میں لے نچوڑ دے مجھ کو

تیرے ہونے کا شائبہ مجھ پر
تُو اگر چاہے توڑ دے مجھ کو

■■

Scanned with CamScanner

rekhta

لوگ پھل کھاتے ہیں چھوٹے پیڑ کا
پھل ہے ہوتا دور اونچے پیڑ کا

گاؤں میرا جل رہا ہے دھوپ میں
شہر پر سایہ ہے سوکھے پیڑ کا

پھول سے آتی ہے خوشبو ہر طرف
تیکھا پھل ہوتا ہے تیکھے پیڑ کا

بھوک اپنی کو مٹانے کے لئے
پھل بہت ہے چھوٹے موٹے پیڑ کا

کتنی پیلی ہوگئی ساری فضا
یہ تماشا اب ہے پیلے پیڑ کا

■■

Scanned with CamScanner

اکیلا ظلمتِ شب سے لڑوں گا
جہاں تک ہو سکے میں بڑھوں گا

محافظ روک سکتے ہیں تو روکیں
میں بے پروا پرندہ ہوں ، اڑوں گا

صلیب و دار تو ہے پہلی منزل
حدِ امکان سے آگے بڑھوں گا

مرے ساتھی ابھی سوئے ہوئے ہیں
بلندی کے میں زینوں پر چڑھوں گا

کتابِ زندگی کے ہر سبق کو
ملی توفیق مجھ کو تو پڑھوں گا!

Scanned with CamScanner

شوق ہی بس شوق اکثر ہے مرا
آسماں میں آج ہمسر ہے مرا

شوق مجھ کو بھی کرے گا ہمکنار
شوق مرکز ، شوق محور ہے مرا

ہر کرن اس کی مرا مشروب ہے
شامِ ظلمت میں وہ نیّر ہے مرا

بس اُسی کی جستجو ہے رات دن
میں کہ دریا وہ سمندر ہے مرا

اُس کی سرگوشی سماعت کی غذا
اُس کا ہر اک بول تیور مرا

جان دیتا ہوں محبت میں غنی
یہ صحیفہ مجھ کو ازبر ہے مرا

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

باغی حدود سے بہت آگے نکل گئے
سورج چھوا نہ تھا کہ برے ہاتھ جل گئے

یہ مورتوں کے بیچ میں حیرت زدہ نقوش
کیسے تماشبین تھے پتھر میں ڈھل گئے

جذبات میں کچھ اس طرح اس کا بدن تھا سرخ
زنجیر آہنی کے کڑے ہی پگھل گئے

بگلوں سے انکے روپ بھگت بن کے آئے کچھ
مکھی کو یار چھوڑ کے ہاتھی نگل گئے

فصلِ بہار آتے ہی مرغانِ شوق پھر
نقشِ حدودِ ملک سے باہر نکل گئے

ٹیلے سے قہقہوں کی پھواروں میں تھے غنی
تیراک آنکھ والے اچانک اچھل گئے

■■

Scanned with CamScanner

طعنے ہم کو دیئے جائیں گے دیکھنا
ہم بھی لیکن جئے جائیں گے دیکھنا

ہم بلا نوش ہیں، یاد اتنا رہے
غم کے پیالے پئے جائیں گے دیکھنا

آتی جاتی ہوئی سانس کے ساتھ ہم
نام تیرا لئے جائیں گے دیکھنا

جن کو سچ بولنے کی للک ہے غنی
ہونٹ ان کے سیے جائیں گے دیکھنا

■■

Scanned with CamScanner

گرچہ بگڑا بگاڑ کب تھا بھلا
رائی تھی اک پہاڑ کب تھا بھلا

کچھ نہ کچھ ہونا چاہیے تھا مول
دل ہمارا کباڑ کب تھا بھلا

کوئی ملتا ملاتا ہم سے نہیں
شہر سارا اجاڑ کب تھا بھلا

دل ہمارا کھلا ہی رہتا ہے
تیرے گھر کا کواڑ کب تھا بھلا

بدنصیبی یہاں یہی ہے غنی
کوئی شاعر کراڑ کب تھا بھلا

■■

Scanned with CamScanner

rekhta

اس کی جانب جھکاؤ جیسا تھا
اک خیالی پلاؤ جیسا تھا

تیرتا دکھ کے پانیوں میں رہا
دل ہمارا بھی ناؤ جیسا تھا

چہرہ اسکا جو غور سے دیکھا
برف رت میں الاؤ جیسا تھا

گھٹتی بڑھتی رہی مری قیمت
میں بھی منڈی کے بھاؤ جیسا تھا

کس نے گونتھی تھی درد کی رسّی
ریشے ریشے میں تاؤ جیسا تھا

■■

Scanned with CamScanner

دیکھنے میں یوں تو وہ آرام سے سویا بھی تھا
اپنی منزل کی طرف جاتا ہر اک رستا بھی تھا

کھلکھلا کر ہنس رہا تھا ہر شجر بن میں مگر
چونچ میں چڑیا کے اک سوکھا ہوا پتا بھی تھا

پیڑ کی شاخیں خوشی سے جھومتی تھیں ناچتی
دل میں ہر پتے کے گرنے کا مگر کھٹکا بھی تھا

دل کے ہنگاموں سے دل برداشتہ بھی تھا مگر
ایک ننگی شاخ پر سورج ذرا اٹکا بھی تھا

پیڑ سب لہرا رہے تھے اپنے بازو ہر طرف
اُڑ رہے تھے طوطے اور ہریال کا دریا بھی تھا

■■

Scanned with CamScanner

ساتھ دریا کے اپنا کنارا گیا
ہم کھڑے جس پہ تھے وہ سہارا گیا

دوستوں میں کوئی ثانی جس کا نہ تھا
دشمنوں میں اُسی کو شمارا گیا

جان دی حضرتِ قیس نے عشق میں
عاشقوں کی صفوں میں اشارہ گیا

کوئی باقی بچا ہی نہ تھا کس لئے
ڈوبتی کشتیوں سے پکارا گیا

سنگ سے سنگ گھستے رہو تم غنی
آئے گا اور جو اِک شرارا گیا

■■

Scanned with CamScanner

تشنگی بڑھ گئی ہے پلا ساقیا
ایک دریا نیا اب دکھا ساقیا

بٹ گئے لوگ نفرت کے خانوں میں اب
پیار کے نغمے ان کو سنا ساقیا

ہو گئے سوئے منزل رواں قافلے
خفتگانِ سرا کو جگا ساقیا

میکدہ خالی خالی پڑا ہے ترا
اک لبالب پیالہ نچا ساقیا

چھا گیا ہر طرف ہے اندھیرا گھنا
ان چراغوں کی لو کو بڑھا ساقیا

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

ساتھ میرے اگر چلا ہوتا
اس کا قد مجھ سے بھی بڑا ہوتا

اپنی شدت پسندی میں اس نے
راستہ بیچ کا چُنا ہوتا

جس کو بیساکھیوں کی حاجت ہے
اپنی ٹانگوں پہ بھی کھڑا ہوتا

جسم میں ہی کوئی خرابی تھی
بند سے بند کیوں جُدا ہوتا؟

مل ہی جاتی نجات اس کو غنی
ذات حق میں اگر فنا ہوتا

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

دار پر چڑھنے کو جو تیار تھا
دہر میں زندہ وہی کردار تھا

چکنی مٹی تھی بہت ملتان کی
تجربے کرتا کہاں، دشوار تھا

ہم پروتے ہی رہے لعل و گہر
کام گرچہ یہ بہت دُشوار تھا

بہ رہا تھا خوں گلوں کا ہر طرف
ایک مقتل تھا کہاں گلزار تھا

مرحلے طے کرکے سارے عشق کے
قیس تنہا دشت میں اس بار تھا

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

درد کا منظر سمونے میں لگا
ہار پھولوں کے پرونے میں لگا

مسئلہ بربادیٔ شہرت نہ تھا
ایک عرصہ ملبہ ڈھونے میں لگا

دیر سے ہی کھیت تو تیار تھا
وقت تھوڑا بیج بونے میں لگا

راہ کا روڑا سمجھتے تھے جسے
کونے کا پتھر تھا کونے میں لگا

میر صاحب کی طرح دل اپنا بھی
جو لگا تو رونے دھونے میں لگا

rekhta

Scanned with CamScanner

ہر شب شب برات تھی ہم کو پتہ نہ تھا
دنیا میں ہی نجات تھی ہم کو پتہ نہ تھا

سورج تھے چاند تارے بھی روشن جہان میں
ان سے یہ کائنات تھی ہم کو پتہ نہ تھا

جینا تھا حشر تک اُسے بھی اس جہان میں
یہ خضر کی حیات تھی ہم کو پتہ نہ تھا

ہم میں چھپی ہوئی تھی ازل سے ہی اے غنی
موجود ایک ذات تھی ہم کو پتہ نہ تھا

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

عشق میں تیرے کوئی پگلا ہُوا
کوئی بھولا تو کوئی کملا ہُوا

بوجھ دنیا کا اُتارا سر سے کچھ
بوجھ دل کا کب مگر ہلکا ہُوا

دیکھنے والا نہیں کوئی مجھے
کیا گُلِ صحرا ہُوا اُجلا ہُوا

دل کی یہ حسرت ابھی نکلی نہیں
کب ترے آنگن کا میں گملا ہُوا

کر لیا پُورا حساب اپنا غنی
سب کا سب ہی اگلا اور پچھلا ہُوا

■■

Scanned with CamScanner

لگا جو زنگ دل سے دھو رہا تھا
مثالی زندگی مَیں ہو رہا تھا

بلندی کی تمنا جو تھی دل میں
بہت نیچے سے مٹی ڈھو رہا تھا

گھڑی کی سوئی آگے جا رہی تھی
اثاثہ جو بھی تھا سب کھو رہا تھا

ہوا تھا بے خبر انجام سے وہ
مسافر راستے میں سو رہا تھا

ترانہ زندگی کا کیوں نہ گاتا
دلوں میں سب کے اُلفت بو رہا تھا

■■

Scanned with CamScanner

دل کا پورا خدا کرے مطلب
چھوٹا ہر اک بڑا کرے مطلب

قصۂ غم کو طول دو یارو!
گھٹتا ہے تو گھٹا کرے مطلب

حرف دیتے نہیں ہیں ساتھ مرا
کوئی میرا ادا کرے مطلب

کیوں خزاں میں نہیں ہے روشنی گل
ظاہر اپنا صبا کرے مطلب

جب زبانیں جواب دے بیٹھیں
خامشی ہی ادا کرے مطلب

■■

بستی و شہر میں مسلوں کی طرح
لوگ تھے ٹڈیوں کے دلوں کی طرح

تیز کلہاڑیوں کی رہے زد پہ ہم
صف بہ صف کٹ گئے جنگلوں کی طرح

ایک ہی شکل تھی ایک ہی وضع تھی
لوگ ہم کو لگے چاولوں کی طرح

سوکھ کر خار ہم ہوگئے عشق میں
فربہ معشوق تھے بونگوں کی طرح

ہم پڑے ہی رہے گھر کے اندر غنی
در کے پیچھے چھپی سانکلوں کی طرح

■■

Scanned with CamScanner

دل کی ہانڈی ابل رہی ہے پھر
بھاپ منہ سے نکل رہی ہے پھر

جس نے پھاندی نہیں ابھی دیوار
وہ ''بچھیری'' اچھل رہی ہے پھر

ایک لڑکا لپک رہا ہے اُدھر
ایک لڑکی سنبھل رہی ہے پھر

اف یہ شعلہ بیانی واعظ کی
لکڑی منبر کی جل رہی ہے پھر

کوئی طوفان آنے والا ہے
ایک خواہش مچل رہی ہے پھر

Scanned with CamScanner

بہت پی کر پلائے گا تجھے بھی
غزل گو، گنگنائے گا تجھے بھی

نہ اس کو تُو بٹھا یوں اپنے سر پر
وہی اک دن ستائے گا تجھے بھی

جلا کر راکھ کر دے گا بدن کو
وہ دریا میں بہائے گا تجھے بھی

جھنجھوڑے گا مگر اپنا سمجھ کر
رموزِ فن سکھائے گا تجھے بھی

زمانہ سازیوں کا دور ہے وہ
سمِ مہلک پلائے گا تجھے بھی

■■

Scanned with CamScanner

ماند و پامال دستور پھر
ہو گئے ہم کو منظور پھر

رات بھر بلبلاتا رہا
ایک بیمار مزدور پھر

شوق سے کھال تم کھینچنا
آ گیا ایک منصور پھر

کان اپنے ہی گونجیں گے پھر
آنکھ دیکھے گی اک طور پھر

کیوں جگایا مجھے نیند سے
خواب میرے ہوئے چور پھر

■■

Scanned with CamScanner

کعبہ کعبہ و دیر دیر نہ کر
ہر گھڑی مجھ سے ذکرِ غیر نہ کر

تنگ آ کر نہ بھاگ جائے کہیں
تُو پڑوسی سے اتنا بیر نہ کر

اُس کی گلیاں نہ راس آئیں گی
اُس کی گلیوں کی اتنی سیر نہ کر

کامیابی کی شرط ہے اخلاص
کام اخلاص کے بغیر نہ کر

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

جا رہے ہو بھئی خدا حافظ
پھر ملیں گے کبھی خدا حافظ

میں نے قیمت تری نہیں جانی
اے مری زندگی خدا حافظ

آج اچھا ہے کل کی فکر نہ کر
بات بن جائیگی خدا حافظ

کب کسی کو خوشی ملی دائم
غم نہیں دائمی خدا حافظ

زندگی بھر پکارتے ہی رہے
روشنی روشنی خدا حافظ

■■

Scanned with CamScanner

دل کے باہر کب ملا کوئی سراغ
ڈھونڈ اس کو اپنے اندر کی طرف

دیکھتے ہیں مسجدِ ویراں کے در
سج پر لیٹے قلندر کی طرف

دیکھ کر کھیتوں کی زہر آلودگی
طائروں کا رخ ہے بنجر کی طرف

کس نے چھینی درد کی دولت غنی
بڑھ رہے ہیں ہاتھ خنجر کی طرف

■■

rekhta
Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

rekhta

خاک در خاک صورتیں اور ہم
موت کی ہیں حکومتیں اور ہم

آنکھیں اس کی ہیں کتنی غارت گر
اندھی اندھی بصیرتیں اور ہم

وادی حسن میں ہیں مہر بہ لب
شعر کی سب لطافتیں اور ہم

غیر ممکن گرہ کشائی ہے
ذہن کی ساری کلفتیں اور ہم

کس نے چھینی ہے درد کی دولت
تنگ دل کی ہیں وسعتیں اور ہم

ہے بصیرت کی اب کمی اے غنی
چار سُو گہری ظلمتیں اور ہم

■■

Scanned with CamScanner

دھوپ جیسا ہے کہیں سایہ بدن
جتنا کھویا اتنا ہی پایا بدن

کچھ نہ کچھ آیا ہر اک حصہ میں بھی
کب کسی کو مل سکا پورا بدن

ہے کہیں مکڑی کے جالے سا نحیف
اور کہیں فولاد کا پنجرہ بدن

پھوٹتا ہے غار سے ماضی کے جو
یہ خیالوں کا نیا جھرنا بدن

آسمانوں سے گرا ہوں میں غنی
اور پھر پاتال میں اتکا بدن

■■

Scanned with CamScanner

نیل، دجلہ، فرات کی باتیں
ہیں برے التفات کی باتیں

اہلِ کتب تمہیں مبارک ہوں
یہ نکات و لغات کی باتیں

کر رہے ہیں یزید کے حامی
اپنی اپنی نجات کی باتیں

سب فسانے، کہانیاں، قصے
سب کے سب ایک رات کی باتیں

Scanned with CamScanner

سوچ سانچے میں ڈھلتی دیواریں
پھولتی اور پھلتی دیواریں

میرے آنگن میں تیرے آنگن میں
مٹی گارے کی گلتی دیواریں

ہوتی رہتی ہے رنگوں کی بارش
رنگ سو سو بدلتی دیواریں

ہوگئیں درمیان میں حائل
میرے ارماں کچلتی دیواریں

عہدِ حاضر کی آفتیں ہیں غنی
رشتے ناطے نگلتی دیواریں

■■

ہم نے دیکھے ہیں ان کے ہاتھوں میں
کاسہ لیسوں کے کاسے ہاتھوں میں

بارش اُس نے کبھی نہیں دیکھی
گھر کے اندر تھے چھاتے ہاتھوں میں

ہم بھی کوئی کھلونے والے تھے
کاٹ کر لائے کیسے ہاتھوں میں

اک کرشمہ مجھے دکھانا ہے
لے کے آیا ہوں چھالے ہاتھوں میں

■■

Scanned with CamScanner

راہبر کامل نہیں
کوئی اس قابل نہیں

دیکھتا تو ہوں مگر
دل ترا قائل نہیں

ناچنے کا شوق ہے
کچھ مگر حاصل نہیں

دے رہا ہوں دستکیں
دربدر سائل نہیں

اُٹھ گئے تو اُٹھ گئے
کیا قدم منزل نہیں

دم نظاروں میں نہ تھا
یا ہمیں قائل نہیں

■■

rekhta
Scanned with CamScanner

گو، زمیں میں گڑا رہا برسوں
میں بھی ضد پر اڑا رہا برسوں

میرے اور اس کے درمیاں، مت پوچھ
ایک جھگڑا کھڑا رہا برسوں

ہاتھ منہ دھو کے جو پڑا پیچھے
پیچھے اس کے پڑا رہا برسوں

ڈوبا اس کے رہا خیالوں میں
ایک نشہ چڑھا رہا برسوں

میں تو تھا اس کے پاؤں کا زینہ
اک جگہ پر پڑا رہا برسوں

■■

Scanned with CamScanner

کوئی راہی رحیل کچھ بھی نہیں
دور تک سنگِ میل کچھ بھی نہیں

بات کرتے ہو مجھ سے ملنے کی
سلسلہ و سبیل کچھ بھی نہیں

در دیوار سے پرے ہو جو
کوئی کنگرہ فصیل کچھ بھی نہیں

دیکھتا ہی رہوں گا مُڑمُڑ کے
کوئی خلعت خلیل کچھ بھی نہیں

اپنی ضد پر اڑا ہوا ہوں غنی
پاس میرے دلیل کچھ بھی نہیں

■■

Scanned with CamScanner

سبز پیڑوں سا لگ رہا ہوں نا
کہیں چھوٹا کہیں بڑا ہوں نا

سارے موسم ہیں میرے ہی اندر
پت جھڑوں میں بھی مور سا ہوں نا

دل میں ہے اُس بہار کو ، دیکھو
تتلیوں کی طرح سجا ہوں نا

دیکھ کر آئینے میں خود کو میں
سر کو اپنے جھکا رہا ہوں نا

آندھیوں میں بھی اے غنی بے خوف
پنکھ پھیلا کے میں اُڑا ہوں نا

■■

Scanned with CamScanner

کسی کردار پر نظریں جمی ہیں
علم برادار پر نظریں جمی ہیں

فرشتے کیوں اجل کے ڈر رہے ہیں
یہ کس معمار پر نظریں جمی ہیں

ہُوا رخصت مسیحا راز کیا ہے؟
کسی بیمار پر نظریں جمی ہیں

کرے گی بات کب تصویر تیری
بس اک دیوار پر نظریں جمی ہیں

یہ دل تھرّا رہا ہے اُس کے ڈر سے
لب اظہار پر نظریں جمی ہیں

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

یونہی کب ڈولتی رہتی ہیں آنکھیں
محبت تولتی رہتی ہیں آنکھیں

زبانیں عقل کی تحویل میں ہیں
سدا سچ بولتی رہتی ہیں آنکھیں

بہت مشکل سہی لیکن ، دلوں کے
دریچے کھولتی رہتی ہیں آنکھیں

یہ کیسے موتیوں کی بارشیں ہیں
ہمیشہ رولتی رہتی ہیں آنکھیں

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

ہمارے واسطے آرائشیں تھیں
کئی قسموں کی تب زیبائشیں تھیں

حریمِ ذات میں ملبوس ہو کر
کئی رنگوں میں اُتری نازشیں تھیں

خدا کے فضل کا دریا رواں تھا
ہمارے جنگلوں میں بارشیں تھیں

پسیجا تھا پہاڑوں کو جنہوں نے
نگاہِ یار میں وہ تابشیں تھیں

سلامت رشتۂ دل کیسے رہتا
حدوں سے بڑھ گئیں فرمائشیں تھیں

ہم آگے آگے بڑھتے جا رہے تھے
ہمارے پیچھے پیچھے سازشیں تھیں

■■

Scanned with CamScanner

بات کوئی ہو ٹوکتا ہی نہیں
وہ مرے آگے بولتا ہی نہیں

ساری دنیا کو فکر لاحق ہے
ایک بے پروا سوچتا ہی نہیں

منقطع جب سے ہو گئے رشتے
وہ نظر بھر کے دیکھتا ہی نہیں

کیسا سایہ پڑا ہے اب اُس پر
وہ کبھی ہنستا بولتا ہی نہیں

سانس کی ڈور سے بندھا ہے غنی
رشتۂ درد ٹوٹتا ہی نہیں

rekhta

Scanned with CamScanner

زندگی کا سفر اب دوبارہ نہیں
کوئی منزل نہیں کوئی جادہ نہیں

پھول سے بڑھ کے کوئی بھی تحفہ نہیں
اتنا بھی پاس تیرے اثاثہ نہیں

آدمی سے ہے روشن بہت کائنات
آدمی اس کا چھوٹا سا ٹکڑا نہیں

تیرے اندازہ کے اب مطابق ہوں میں
کم نہیں ہوں اگر میں زیادہ نہیں

اس کا مطلب نہیں ، میں ہوں عریاں غنی
میرے تن پر اگر اک لبادہ نہیں

■■

Scanned with CamScanner

تُو اس چاہت کے ہر اک باب میں دیکھ
تماشا ہے دلِ بیتاب میں دیکھ

دھواں بل کھا کے جاتا ہے فلک کو
تکبّر اس کے پیچ و تاب میں دیکھ

مٹانے جا رہا ہے ظلمتوں کو
جسارت، کرمکِ شب تاب میں دیکھ

جہاں بھر کے تماشے ہیں نظر میں
نظارے دیدۂ پُر آب میں دیکھ

کسی کے واسطے تسنیم و کوثر
کسی کو جاں بہ لب زہراب میں دیکھ

■■

Scanned with CamScanner

لگا کر دل کیا کب کام ساقی
بُرا آغاز بدانجام ساقی

کہاں ملتے ہیں تیرے اس جہاں میں
ترے حافظ ترے خیّام ساقی

نکلنے ہی نہیں دیتے ہیں ہم کو
ہمارے یہ جو ہیں اوہام ساقی

پریشاں ہوگئے ہیں بے حسی سے
پڑا کن پتھروں سے کام ساقی

خدا حافظ ہے میخانے کا اب تو
صراحی ہے نہ کوئی جام ساقی

جسے ہو شوق پڑھ لے غور سے وہ
کھلا خط ہے کھلا پیغام ساقی

■■

Scanned with CamScanner

شاخ در شاخ زیر و زبر کر گئی
ہر شجر کو ہوا بے ثمر کر گئی

پتھروں میں رہا اور پتھر ہوا
بے حسی پتھروں کی اثر کر گئی

زمزمے تھے نشیمن کی ہر سمت میں
بددعا کس کی ویراں شجر کر گئی

قافلے موسموں کے کہاں رُک گئے
اُڑ گیا رنگ خوشبو سفر کر گئی

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

کیا کمی بادۂ ہو میں کمی ہوگی
شب بسر جو لہو میں کمی ہوگی

اور خانہ بدوش کیا کرتا
خودکشی کرفیو میں کمی ہوگی

پسِ پردہ گیا تو تھا سورج
صبحِ نو جستجو میں کمی ہوگی

کیوں اُدھڑتے ہیں ٹانکے ہر اک بار
کچھ کمی تو رفو میں کمی ہوگی

سلسلہ جام کا ہے گردش میں
کچھ ملاوٹ سبو میں کمی ہوگی

■■

Scanned with CamScanner

ماورائے ہر زماں بھی آدمی
ماورائے ہر مکاں بھی آدمی

وسعتیں دیتا ہے ہر اک کو یہی
میل کا جیسے نشاں بھی آدمی

جستجو اپنی میں سر گرداں سدا
دشت بھی ریگِ رواں بھی آدمی

دیکھیے تو ستا ہے بازار میں
سوچیے تو ہے گراں بھی آدمی

یہ تو ہے دونوں طرف سے اک نشاں
تیر بھی ہے اور کماں بھی آدمی

جسم سے کرتا الگ ہے بندِ جاں
جسم میں روحِ رواں بھی آدمی

Scanned with CamScanner

rekhta

کیا بتائیں کدھر کدھر رکھی
مشت بھر خاک خاک پر رکھی

جو عنایت تھی اس سے ملنی ہمیں
اُس کو رکھنا نہ تھا مگر رکھی

کبھی حاصل ہُوا نہ اُس کو وقار
ہم نے عرضی جو خاک پر رکھی

تھا اگرچہ تعلّق ان سے محال
دوستوں کی مگر خبر رکھی

آگے پیچھے نہ دیکھا چلتے ہوئے
اپنی منزل پہ ہی نظر رکھی

■■

Scanned with CamScanner

rekhta

اک لفظ ہی رہی کبھی دفتر نہ ہو سکی
آزادیٔ حیات میسر نہ ہو سکی

اک آبجو تڑپتی رہی بیچ دشت کے
کوشش کے باوجود سمندر نہ ہو سکی

وہ بات کرتے رہتے ہیں اکثر گلوں کی بھی
لیکن سرشت ان کی معطر نہ ہو سکی

بے دام ہم کو سارے خریدار لے گئے
قیمت ہماری ان سے مقرر نہ ہو سکی

■■

Scanned with CamScanner

چاند سورج زکات کی روٹی
کھاتے ہیں شش جہات کی روٹی

بکتا ہے رنگ و نسل کا آٹا
پکتی ہے ذات پات کی روٹی

کوئی بھی سونگھ کر نہیں راضی
بے وفا تیرے ہاتھ کی روٹی

ملکوں ملکوں بھٹک رہے ہیں لوگ
کتنی مشکل نجات کی روٹی

بڑی مشکل سے ہم کماتے ہیں
کچھ قلم کچھ دوات کی روٹی

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

سخن خامشی ہے بیاں خامشی
یہاں خامشی ہے وہاں خامشی

مصاحب ہے رہروئے دلگیر کی
کڑی دھوپ میں سائباں خامشی

کیا میں نے محسوس یہ بارہا
ہے ارزاں تکلم گراں خامشی

بکھرتی رہی طبع دن بھر بری
شب تار میں حکمراں خامشی

یہ ہے چیخ کیسی یہ ہے کیسا شور
خموشی کراں تا کراں خامشی

جہاں بے خبر سو رہا ہے مگر
کھچا کھچ بھری ہے دکاں خامشی

کہا عندلیب سخن نے یہ مجھ سے
سخن باغ ہے باغباں خامشی

■■

rekhta
Scanned with CamScanner

دلرُبا اک غزالہ ہو جیسے
مرغزاروں میں لالہ ہو جیسے

بانکپن لاجواب ہے اس کا
پربتوں میں ہمالہ ہو جیسے

ہر ادا سے شباب چھلکے ہے
اک لبالب پیالہ ہو جیسے

یوں قدامت پہ جان دیتے ہو
عہدِ نو کا حوالہ ہو جیسے

لمس اُس کا، بوقتِ افطاری
پہلا پہلا نوالہ ہو جیسے

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

موم جیسے پگھل گئے رشتے
ہاتھ سے پھر نکل گئے رشتے

رہ گئی پیچھے ہر پکار اپنی
آگے آگے نکل گئے رشتے

کھوکھلی تھی چمک دمک ان کی
چند سکوں میں ڈھل گئے رشتے

میں لڑھکتا چلا گیا نیچے
اور غنی پھر سنبھل گئے رشتے

Scanned with CamScanner

تجھی کو آتے جاتے ڈھونڈتی ہے
نظر پیتے پلاتے ڈھونڈتی ہے

امیری کا نہیں رشتہ کسی سے
غریبی رشتے ناتے ڈھونڈتی ہے

طبیعت اپنی اپنی کا تقاضا
لفافے میں وہ کھاتے ڈھونڈتی ہے

رفاقت کی عجب دنیا ہے ہر دم
کہاں ہیں غم کے ماتے ڈھونڈتی ہے

عجب صورت ہے اب اک سائباں میں
غنی یہ آنکھ چھاتے ڈھونڈتی ہے

■■

Scanned with CamScanner

یہ مانا کہ رستہ کشادہ نہیں ہے
مگر لوٹنے کا ارادہ نہیں ہے

لگا کر بڑے پر اڑاتے مجھے بھی
مگر نسبتِ خانوادہ نہیں ہے

سفارش کرے گا بھی تو کون میری
کہ محرم کوئی خانزادہ نہیں ہے

قدم بس تُو آگے بڑھائے چلا جا
کہ منزل کی دوری زیادہ نہیں ہے

ترے ساتھ رہنا بھی مشکل ہوا اب
کہیں جانے کا بھی ارادہ نہیں ہے

■■

Scanned with CamScanner

rekhta

کام ہے یہ مفید کون کرے
ضرب، خود پہ شدید کون کرے

شاعری کا اگرچہ چرچا ہے
خون اپنا کشید کون کرے

بھوک سے مر رہے ہیں ہمسائے
خود غرض ہو کے عید کون کرے

دوڑ میں ہے لگی ہوئی دنیا
گلِ صحرا کی دید کون کرے

■■

Scanned with CamScanner

کوئی خیر کا سلسلہ بھی نہیں ہے
ترے شہر میں اب خدا بھی نہیں ہے

تو پھر یہ لہو رنگ چھینٹے ہیں کیسے
ادھر کوئی آیا گیا بھی نہیں ہے

ترے گھر کے در ہیں بہت سارے لیکن
کوئی آتا جاتا گدا بھی نہیں ہے

ترے شہر میں سب کو اپنی پڑی اب
کوئی شخص محوِ ثنا بھی نہیں ہے

غنی ہر طرف قحطِ انصاف دیکھا
کوئی قاتلوں سے خفا بھی نہیں ہے

■■

Scanned with CamScanner

جیسے بچوں کو فاختہ دیکھے
کوئی میرا بھی راستہ دیکھے

کیسی یہ شہر پر پڑی اُفتاد
آئے دن کون سانحہ دیکھے

مسئلے ہم نے کر لیے خود حل
قاضیِ شہر مسئلہ دیکھے

باسی روٹی بھگوئے ماں اس کی
باگڑی بچہ ناشتہ دیکھے

قطعہ

کوئی تاریخ کے ورق پلٹے
کوئی کربل کا واقعہ دیکھے

حق کی آواز کو بلند کیا
ابنِ حیدر کا مرتبہ دیکھے

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

ہمارے حوصلوں نے پر نکالے
فرشتوں نے ہوں جیسے سر نکالے

ڈرا کرتے تھے عفریت سے ہم
اُجالوں نے ہمارے ڈر نکالے

انوکھا کھیل ہے الفاظ کا یہ
کھلاڑی گیند سے پیکر نکالے

ہمارے گھر ہوں زیرِ خاک تو پھر
کوئی معمار کیوں باہَر نکالے

غنی ناقد سے ہے اتنی گزارش
معانی شعر کے بہتر نکالے

rekhta
Scanned with CamScanner

جو بھی ہے حال زبوں رکھا ہے
سر میں بس ایک جنوں رکھا ہے

درس پھلدار شجر سے سیکھا
عجز سے سر کو نگوں رکھا ہے

تھامنا سر کو ہوا ہے مشکل
زیرِ سر ، دست ، ستوں رکھا ہے

کیسے کہتے یہ جہاں والوں سے
بے قراری میں سکوں رکھا ہے

ہم کو نفرت ہے دورنگی سے غنی
سب دروں اور بروں رکھا ہے

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

مسعود احمد چوہدری کے لئے

زندگی بھر بے زبانوں کی زباں بن کر رہے
وہ دبے کچلے ہوؤں کے ترجماں بن کر رہے

ظلمتوں سے ڈھونڈ کر سورج نکالا عدل کا
اس زمیں کی پستیوں پر آسماں بن کر رہے

جس نے احسان و مروت کے جلائے ہیں چراغ
بے گھروں کے جو سروں پر سائباں بن کر رہے

داستانِ زندگی کے مرکزی کردار ہیں
ہر مکیں کے واسطے وہ اک مکاں بن کے رہے

وہ بغیرِ امتیازِ مذہب و ملت غنی
اہلِ دنیا کے لئے دارالاماں بن کر رہے

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

نقد گر ، موشگاف ہو جائے
ہوتا ہے ، اختلاف ہو جائے

کیوں پشیماں ہوئے خطا کر کے
یہ خطا بھی معاف ہو جائے

دھجیاں چُن کے لاؤ کربل سے
کعبہ کا اور غلاف ہو جائے

شمعِ روشن اگر اجازت ہو
تیرے سر کا طواف ہو جائے

وہ مددگار بس رہے میرا
ساری دنیا خلاف ہو جائے

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

شوق نے ابرو نکیلے کر دیے
وصل کے حیلے ، وسیلے کر دیے

رفتہ رفتہ ساری قدریں ختم کیں
اور ہم نے اونچے ٹیلے کر دیے

باپ نے بیٹوں میں بانٹی جائداد
بیٹیوں کے ہاتھ پیلے کر دیے

ایک ہی اولاد تھی انسان کی
سرغناؤں نے قبیلے کر دیے

پہلے پہلے ہم غنی تھے ہوشیار
عشق نے اب پیچ ڈھیلے کر دیے

rekhta
Scanned with CamScanner

بری حالت ہوئی دِگر ، اے یار
بری حالت پہ رحم کر ، اے یار

کیسا نقشہ نیا ہے یہ بتلا
دیکھ آ کے تُو ریت پر ، اے یار

بج رہا سانس کا نگاڑا ہے
بے خبر تُو ہے کس قدر ، اے یار

گم ہوا ہوں کسی خیال میں اب
پھر بتاؤں گا سوچ کر ، اے یار

راستے میں کہیں نہ کھو جاؤں
زندگی ہے کوئی سفر ، اے یار

بھیڑ میں راستہ بنانا ہے
چیر کے جانا ہے اُدھر ، اے یار

■■

Scanned with CamScanner

ہم رہے سوچوں کے دفتر میں پڑے
بیٹھے ہوں اب یا کہ بستر میں پڑے

ٹین کے ڈبوں میں عورت بند تھی
مرد بھی دیکھے کنستر میں پڑے

ایک اک کر کے جدا سب ہو گئے
جتنے سائے تھے برابر میں پڑے

غوطہ خوروں نے کبھی کوشش نہ کی
رہ گئے موتی سمندر میں پڑے

میں نے دیکھے لوگ تیرے شہر کے
شہرتوں ہی کے جو چکّر میں پڑے

■■

Scanned with CamScanner

یہ کس کے ساتھ چلنا پڑ گیا ہے
مزاج اپنا بدلنا پڑ گیا ہے

مری منزل ہے آگے سرحدوں کے
مجھے دن رات چلنا پڑ گیا ہے

پڑی ہے آج وہ افتاد ہم پر
مکانوں سے نکلنا پڑ گیا ہے

مرے افکار کے سورج سے یارو!
مجھی کو اب پگھلنا پڑ گیا ہے

■■

Scanned with CamScanner

یہاں سائے کا سایہ ہی نہیں ہے
حقیقت میں وہ آیا ہی نہیں ہے

شجر اونچا گرایا ہی نہیں ہے
کہیں بھی اس کا سایہ ہی نہیں ہے

سمجھ میں بھید آیا ہی نہیں ہے
کسی نے یہ بتایا ہی نہیں ہے

خبر کچھ بھی نہیں ہے اس غنی کو
کہ اس نے زخم کھایا ہی نہیں ہے

rekhta

Scanned with CamScanner

ہم اُڑے وہ سوچتے ہی رہ گئے
دنیا والے دیکھتے ہی رہ گئے

گوہرِ مقصود ہم نے پا لیا
وہ کنارے ڈھونڈتے ہی رہ گئے

ہم فضاؤں میں اُڑے بے بال و پر
وہ پروں کو تولتے ہی رہ گئے

اک نظر میں ہم نے تولے ہیں پہاڑ
سب ترازو ڈولتے ہی رہ گئے

کہہ گیا جادو بھری غزلیں غنی
اہل ''دانش'' سوچتے ہی رہ گئے

■■

rekhta
Scanned with CamScanner

ہزار بار تجھی کو نظر میں دیکھا ہے
شجر شجر سے لٹکتے ثمر میں دیکھا ہے

تجھی سے چہرہ ہے ہر ایک صبحِ صادق کا
تجھی کو صبح کی پہلی خبر میں دیکھا ہے

تجھی سے تیرگیٔ دہر کی کہانی بھی
تجھی کو شمس تجھی کو قمر میں دیکھا ہے

تجھی کو پایا ہے ہم نے ہر اک نظارے میں
تجھے حضر میں تجھی کو سفر میں دیکھا ہے

کہیں یتیم کے لرزیدہ آنسوؤں میں بھی
تجھی کو بیوہ کی اُجڑی نظر میں دیکھا ہے

■■

کچھ نہ کچھ سوچنے ہی والا ہے
سوچ کر بولنے ہی والا ہے

تیز قدمی سے ڈر گیا میری
راستہ روکنے ہی والا ہے

ساتھ لے جائے گا جگہ دو گز
وہ زمیں بانٹنے ہی والا ہے

پاس اس کے نہیں کوئی بھی جواب
مجھ کو وہ ٹوکنے ہی والا ہے

اے غنی دل کا بند دروازہ
اب کوئی کھولنے ہی والا ہے

■■

rekhta
Scanned with CamScanner

لطف کا ہم نے اثر دیکھا ہے
ایک قطرے کو گہر دیکھا ہے

ہم نے روشنی ہوتی ہوئی دیکھی ہے
ہم نے جلتا ہُوا گھر دیکھا ہے

اس کا احسان نہیں تو کیا ہے
ٹوٹی کشتی میں بھنور دیکھا ہے

ایک ہم تھے اور اک گردِ ملال
ہم نے ایسا بھی سفر دیکھا ہے

دولتِ درد ملی ہے کس کو
''آہ کا کس نے اثر دیکھا ہے''

■■

Scanned with CamScanner

جو ہم اپنی صفائی دے چکے تھے
مخالف سب گواہی دے چکے تھے

جو سینہ تان کر چلتا ہے اس کو
پسینے کی کمائی دے چکے تھے

دکھائی دے رہے ہیں اب جو تم کو
ہمیں پہلے دکھائی دے چکے تھے

ہمیں تھے جو خزانوں کے تھے مالک
ہمیں تھے جو خدائی دے چکے تھے

■■

rekhta

Scanned with CamScanner

جگہ بدلی ، نظر بدلی ٹھہر اے دل
فضا گدلی صبا ٹھہری ٹھہر اے دل

نجانے کیا ہوئے فرصت کے وہ لمحے
تجھے جلدی مجھے جلدی ٹھہر اے دل

لہو پانی ہُوا ، پانی لہو جیسا
لگی گولی جدائی کی ٹھہر اے دل

حسیں چہروں پہ چھائی دھند ہے غم کی
نہاں پربت نہاں وادی ٹھہر اے دل

بٹی ہے زندگی حصّوں میں قصّوں میں
اِدھر آدھی اُدھر آدھی ٹھہر اے دل

■■

Scanned with CamScanner

اُڑ رہا ابر کا کہیں ٹکڑا
مجھ کو لگتا ہے بے یقیں ٹکڑا

یاد اُس کی طرارے بھرتی ہے
جست بھر ہے سفر ، زمیں ٹکڑا

باغ در باغ! جھونکا خوشبو کا
خواب در خواب نیلمیں ٹکڑا

اُڑ رہا ہے دماغ خوشبو کا
جب سے دیکھا ہے مہ جبیں ٹکڑا

سانس کی بانسری پہ ساز عجب
تھاپ پر دل کی بہتریں ٹکڑا

وِرد اُس کا لبوں پہ رہتا ہے
اور دل میں بھی جاگزیں ٹکڑا

■■

Scanned with CamScanner

نہیں تیرے مزاج کا بندہ
دنیا میں احتجاج کا بندہ

تو ثنا خواں پرانے شاہوں کا
نہیں میں تخت و تاج کا بندہ

تو رجسٹر نکاح خوانی ، میں
طرزِ نو اندراج کا بندہ

تو جہاں داریوں کا دلدادہ
مٹھی بھر میں اناج کا بندہ

تو پرانی حکایتوں کا اسیر
رسم نو کا میں آج کا بندہ

■■

چلتا کیا زور بے بسوں کا ہے
شہر پر قبضہ کرگسوں کا ہے

منتخب ہے، نہیں مسلط وہ
مسئلہ عشق کے فسوں کا ہے

سبزہ سبزہ خیال زارِ ضمیر
اندروں رشتہ وسوسوں کا ہے

خیمۂ آسمان فکر و خیال
قیس کا گھر مگر خسوں کا ہے

قلعۂ تن میں قید روح ہے کیا؟
محکمی سلسلہ نسوں کا ہے

■■

rekhta
Scanned with CamScanner

لفظ حد میری کے اندر میرا
لفظ حد سے بھی ہے باہر میرا

کھینچتا چاند ہے اپنی جانب
بر سرِ ناز سمندر میرا

عرض و تقویم عقیدہ میں گم
مولوی برسرِ منبر میرا

بربریت سے بہت ڈرتا ہوں
ہاں خدا ہی تو ہے یہ ڈر میرا

عمر بھر کے لئے تکیہ چاہوں
تیرے بازو پہ رہے سر میرا

■■

Scanned with CamScanner

اک نئے انداز سے اظہار ہونے دیتا
بات خلوت کی سرِ بازار ہونے دیتا

خار ہی بس خار نفرت کے نظر آتے ہیں
گلشنِ پُرخار کو بے خار ہونے دیتا

خوابِ غفلت میں پڑی سوتی ہے کیوں یہ دنیا؟
ہوچکی کب کی سحر، بیدار ہونے دیتا

کس لئے بدبوئے نفرت کوئی پھیلاتا ہے؟
امن کا ہر پھول خوشبودار ہونے دیتا

ڈالتا یہ ہار باہوں کے گلے میں اُس کے
اجنبی کو اجنبی سے پیار ہونے دیتا

■■

Scanned with CamScanner

متفرق اشعار

فضاؤں میں چھڑک دیتے ہیں خوشبو بولنے والے
جہاں کچھ لوگ مل جاتے ہیں اردو بولنے والے
عجب قحط الرجال اک پڑا ہے ملک میں میرے
کہاں سے لائیں اب ہم لوگ ہُو بہُو بولنے والے
محبت رکھ نہیں سکتے عنایت کر نہیں سکتے
یہ ہندی بولنے والے وہ پشتو بولنے والے

سانس لیتا ہے زندگی کے ساتھ
بھوک میری وہ پیاس کے مانند
صاف و شفاف جسم اُس کا ہے
کانچ کے اک گلاس کے مانند

Scanned with CamScanner

رکھتے ہیں بس خدا کا سہارا غنی غیور
دشمن ہوا زمانہ ہمارا غنی غیور
ہم کو تو اب کسی کی ضرورت نہیں رہی
خود شوق ڈھونڈ لے گا کنارا غنی غیور
اپنے ہی قاعدے سے اسے دیکھنا ہے اب
ہر سمت ہے عجیب نظارہ غنی غیور

ایک دن ایک بار بدلے گا
اپنا گھوڑا سوار بدلے گا
لوٹ کر اصلیت پہ آئے گا
گرچہ خود کو ہزار بدلے گا
تم ہی کوشش کرو بدلنے کی
خاک اب خاکسار بدلے گا

دل سے عاشق کے صبر و تحمل گیا
جسم اُس کا نمک کی طرح گھل گیا
شاعری سے ہماری تغزل گیا
اور دل سے تمہارے توکل گیا
کون سے کوہ پر کیسے بادل پھٹا؟
شہرِ دل میں جو باڑ آئی تو پُل گیا

چونچ بھر پانی ہے کافی میری چڑیا کے لئے
خضرِ رہ تجھ کو مبارک یہ سفر دریاؤں کا

Scanned with CamScanner

حجِ مبرور بھی ہے صوم و صلوٰۃ ، بھی لیکن
خدمتِ خلق سے بڑھ کر نہ عبادت دیکھی

میر ہادی ہے نہ غالب ہی خدا ٹھہرا ہے
شعر تسکینِ دلی ، دستِ دعا ٹھہرا ہے

بستی بستی ناگ بیٹھے ہیں بہت
تم بھی جاگو ، جاگ بیٹھے ہیں بہت
کوئی ماہر ہی نکالے گا انہیں
بانسری میں راگ بیٹھے ہیں بہت

میں تو تھا نزدیک اس کے بھی مگر
وار مجھ پر فاصلے سے کر گیا

کھول جائے خون چیونٹی کا اگر
وہ سکھا سکتی ہے ہاتھی کو سبق

مرا گناہ یہی ہے کہ سیر ہو نہ سکا
گلہ نہیں کوئی تیرے سمندروں سے مجھے

ہم نے اٹھائے ہیں جور کثافت کے بے حساب
سانچوں میں خاک کے کبھی ڈھل کر تو دیکھیے

Scanned with CamScanner

بن بن میں ہر شجر پہ رقم داستاں تیری
سو رنگوں میں اترتی ہے آیت بہار کی

غنی ہم اگرچہ گلستاں سے ہیں دُور
مہکتے ہیں ہر پھول کے پیرہن میں

جس نے چھاؤں تھی دوسروں کو دی
خود برہنہ وہی شجر آیا
لفظ کو پھول کہتا ہوں میں بھی
دیر کے بعد یہ ہنر آیا

Scanned with CamScanner

rekhta

ختـــم شـــد

Scanned with CamScanner